احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

بدھ 23 اپریل 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 23 اپریل 2003ء 20 صفر 1424 ہجری-23 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 89

جھوٹ بھی خیانت ہے

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

یہ بھی ایک بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے اور وہ تجھے سچا سمجھے جبکہ تو اس بات میں جھوٹا ہو-

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 183 حدیث نمبر 16977)

جماعت احمدیہ عالمگیر خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی طرح متحد اور یکجان ہے

ملکی پریس کی بعض خبریں شر انگیز اور جھوٹ کا پلندہ ہیں

امام جماعت احمدیہ کی تدفین کے بارہ میں خبریں غیر مہذب اور اخلاقی اقدار کے منافی ہیں

(مکرم ملک خالد مسعود صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کا پریس ریلیز)

حضرت مرزا طاہر احمد جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے چوتھے امام تھے۔ ان کی وفات اور جماعت کے پانچویں امام کے انتخاب کے حوالہ سے جو خبریں بعض ملکی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں وہ من گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔ کذب بیانی اور دروغ گوئی پر مبنی ان خبروں کو شائع کر کے جھوٹی تمناؤں اور شرانگیزیوں کی تسکین کا سامان تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے پہلے کی طرح متحد اور یکجان ہے۔ کسی قسم کا اختلاف، انتشار یا گروہ بندی جماعت میں نہیں ہے۔

اس بات پر جماعت کا پختہ یقین اور ایمان ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے پہلے بھی ہر موقع پر خوف کے حالات کو امن میں بدلا اور مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو ہر دفعہ پامال کر کے انہیں مایوس کیا ہے۔ دنیا انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے مثالی اتحاد کا یہی ایمان افروز نظارہ اب بھی دیکھے گی۔ تعصب، تنگ نظری اور حسد سے بھرے دل کبھی شادکام نہیں ہونگے اور جماعت احمدیہ کے افراد اتحاد و یگانگت کے ساتھ رہتے ہوئے امن اور سکینت کا روح پرور نظارہ دیکھیں گے۔ انشاء اللہ

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کی تدفین کے حوالے سے معاندین اور شر پسند عناصر کی طرف سے جو دلآزار اور اشتعال انگیز بیانات بعض اخبارات میں جلی حروف کے ساتھ ہائی لائٹ کئے گئے ہیں یہ نہ صرف صحافتی اقدار کی پامالی ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف صحافتی دہشت گردی کا بدترین مظاہرہ بھی ہے۔ اس نازک اور جذباتی وقت پر ایسی شر انگیزی اور دلآزاری کی خبریں انسانی اور اخلاقی اقدار کے منافی ہیں۔ ہم ان غیر از جماعت شرفاء اور اخبارات اور ان کے نمائندوں کے ممنون ہیں جنہوں نے اس غم کے موقعہ پر جماعت کے افراد سے تعزیت کی ہے۔

جملہ اہل وطن کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے خلاف ہونے والی ہر زیادتی اور ظلم کا مقدمہ جماعت احمدیہ نے اس احکم الحاکمین کی عدالت میں ہی پیش کیا ہے جس کی نظر دلوں کی گہرائی تک ہے اور اس عدالت میں عدل اور انصاف ہوتا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ قادر و توانا آقا ہماری مظلومیت کو ہمیشہ قائم نہیں رکھے گا دنیا دیکھ لے گی کہ ہمارے خوف امن میں بدل دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ ہمارا مولیٰ ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے گا۔

اللہ کی رسی کو تھامے رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا

جیسی محبت خلیفہ کو جماعت سے ہوتی ہے یا جماعت کو خلیفہ سے ہوتی ہے اس کی کوئی مثال دنیوی تعلقات میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ اور یہی محبت ہے جو پھر انتشار کرتی ہے آپس میں جس طرح ایک مرکز پر شعاعیں اکٹھی ہوں اور پھر منتشر ہوکر ارد گرد پھیلیں۔ وہی کیفیت ہے۔ یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی آپ کے آپس میں للّٰہی تعلقات بڑھیں گے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو میں اپنی ساری زندگی کی تاریخ اور تجربے پر نگاہ ڈال کر بیان کر رہا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے جن کو خلیفہ وقت سے زیادہ محبت ہوتی ہے وہی آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ جن کے دل میں بغض اور دوریاں ہوتی ہیں وہ آپس میں بھی بغض کرتے اور ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں۔ پس اگر آپ نے اس نعمت کو پکڑے رہنا ہے تو (۔) اللہ کی رسی پر اجتماعیت کے ساتھ مضبوطی سے ہاتھ ڈال دیں۔ ایسا ہاتھ ڈال دیں کہ (اس سے جدا نہ ہوں) یہ مضمون صادق آئے۔ پھر اس ہاتھ کا چھٹنا ممکن نہ رہے۔ اگر ایسا ہو تو آپ کی آپس کی محبت کی ہمیشہ کے لئے ضمانت ہے کوئی دنیا کی طاقت آپ کو پارہ پارہ نہیں کر سکتی۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کے دلوں کو پھاڑ نہیں سکتی۔ (-) حضرت مسیح موعود کی وساطت سے اس زمانہ میں ہم نے (۔) ایک زندگی پائی۔ وہ زندگی جو ہمیشہ سے تھی مگر وہ مردہ تھے جن پر یہ اثر نہیں کر رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود کی آمد سے ہم نے اسے زندہ محسوس کیا اور اسی زندگی سے ہمارے محبت کے رشتے زندہ ہو گئے۔ ہمارے دل دوبارہ دھڑکنے لگے۔ ہم میں اجتماعیت کا احساس پیدا ہوا۔ یہ جب تک زندہ رہے گا ہم دنیا کو امت واحدہ بناتے رہیں گے۔ یہ طاقت ہمیں خدا سے نصیب ہوئی ہے کوئی دنیا کی طاقت یہ طاقت ہم سے چھین نہیں سکتی۔ راز اس کا وہی ہے جو میں بیان کر چکا

(باقی صفحہ 8 پر)

اپنے لئے بھی اور میرے لئے بھی انجام بخیر کی دعا کریں

قرآن کریم کی ایک دعا اور خوشخبری کا تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 22 دسمبر 2000ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:

میں آپ کو ایک قرآن کریم کی خوشخبری کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور جس کو میں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے اور ہمیشہ قرآن کی اس آیت کی زبان میں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی اولاد در اولاد کے لئے مسلسل دعا کرتا رہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی اس کو اپنائیں اور میرے لئے بھی یہی دعا کریں جو دراصل انجام بخیر کی دعا ہے۔ کیونکہ انسان کا تو پتہ نہیں کس وقت کون نکل جائے۔ کسی کی بیوی پہلے فوت ہو جاتی ہے کسی کا خاوند پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ موت تو بہر حال مقدر ہے بعض بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں اس کی حکمتیں بھی قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں۔

لیلۃ القدر کے آخری دنوں میں جو میں تحفہ آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ دعا ہے قرآن کریم کی، ایک خوشخبری ہے۔ (۔) اے نفس مطمئنہ جس سے اللہ راضی ہوا اور جو اللہ سے راضی ہوئی۔ (۔) میرے بندوں میں داخل ہو جا (۔) اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

یہ جو دعا ہے قرآن کریم میں یہ ایک خوشخبری ہے نیک بندوں کے لئے کہ ان کی روح آخر پہ جب نکلے گی تو اللہ تعالیٰ یہ خطاب فرما رہا ہو گا۔ بعض لوگوں کی روح تو ایسے نکلے گی جیسے شیطان نے اپنا لیا ہو اس کے نکلنے کا اور قصہ جو بڑا بھیانک ہے بیان ہوا ہے۔ لیکن یہ خدا کے ان بندوں کی روح نکلنے کا معاملہ ہے جنہیں آخری وقت میں اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری دیتا ہے۔ پس اگر کوئی بچہ پہلے فوت ہو جائے، بیوی یا خاوند جو بھی ہو یہ دعا ضرور کرنی چاہئے اور یہی آج کا میرا آخری تحفہ ہے (۔) کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ (۔) تو اس سے راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے (۔) پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اب اس آیت کریمہ میں ایک بہت ہی لطیف بات یہ بیان ہوئی ہے کہ روح کو نہ مؤنث قرار دیا ہے اور نہ مذکر۔ پس لوگوں نے جو فرضی جنت کا تصور بنایا ہوا ہے یعنی مذکر بھی ہوں گے بعض مؤنثیں بھی ہوں گی لیکن یہ تمثیلات ہیں۔ اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے یہ بات خوب کھل جائے گی۔ ایتھا عورت کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ پس روح کو خطاب عورت کا کیا ہے اور بعد میں اسے مذکر ظاہر کیا ہے۔ پس یہ ایسی تشریحات ہیں کہ بیان کئے بغیر آپ کو پوری بات سمجھ نہیں آئے گی۔ (۔) اے نفس مطمئنہ یا روح۔ (۔) اپنے رب کی طرف آجا کہ تو راضی ہے اپنے رب سے اللہ تجھ سے راضی ہے (۔) اب یہ **عباد** کا لفظ تو مردانہ ہے۔ یہاں اس روح کو جس کو پہلے مؤنث کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے اس کو ایک مرد کے طور پر مخاطب فرمایا ہے (۔) تو میری درخواست یہ ہے کہ اپنے لئے بھی، اپنی اولادوں کے لئے بھی، پہلے گزرنے والوں کے لئے، آئندہ آنے والوں کے لئے سب کے لئے یہ دعا خاص طور پر مدنظر رکھا کریں۔ اور اس عاجز کے لئے آپ بھی یہی دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بندوں میں داخل فرمائے اور اپنی جنت میں داخل فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26/ جنوری 2000ء)

راہ بچھی آنکھوں کا مہمان

وہ راہ بچھی آنکھوں کا مہمان، مری جان
کیوں چھوڑ گیا ہے مجھے، کیوں چھوڑ گیا ہے

میں کیسے جیوں چھوڑ کے اس دل کے مکیں کو
جو میرے رگ و ریشے میں جاں بن کے رہا ہے

کیوں ضبط سے باہر ہے مرا دردِ مسلسل
وہ درد میں رس گھولنے والا جو گیا ہے

اک ہجر زدہ تیری جدائی میں، مری جاں!
بس وصل کے لمحوں کو ترستا ہی رہا ہے

ہے گلشنِ دل تیری ہی خوشبو سے معطّر
ہر پھول تری یاد کے غنچے سے کھلا ہے

تحسین تری عمر، کہ جس عمر میں تُو نے
صد خضر کی عمروں سے سوا کام کیا ہے

گو سَیلِ غمِ اشک نہیں آنکھ کے بس میں
دل خم کیے لیکن سرِ تسلیم کھڑا ہے

دے درد میں ڈھارس تو مجھے آپ ہی مولا
"میں تیرا ہوں تو میرا خدا، میرا خدا ہے"

ضیاء اللہ مبشر

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

صدیوں تمہیں گلشن کی فضا یاد کرے گی

سیدنا طاہر

کروڑوں دلوں کی دھڑکن۔ میرے دل کے سلطان

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

کروڑوں انسانوں کے محبوب رہنما حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مرزا طاہر احمد صاحب 19 اپریل 2003ء کو لندن میں 75 سال کی عمر میں وفات پا کر آسمانی آقا کے حضور حاضر ہوگئے۔

آپ حضرت مسیح موعود کے پوتے اور جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود کے فرزند ارجمند تھے۔ 18 دسمبر 1928ء کو حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے بطن سے آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اور آپ کی والدہ ام طاہر کی کنیت سے معروف ہوئیں۔ انہوں نے لجنہ اماء اللہ کو منظم کرنے میں انتھک خدمات سرانجام دیں اور مارچ 1944ء میں ان کی وفات ہوگئی جب کہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے تھے۔

بچپن سے ہی خدا اور اس کے دین کا عاشق، اپنے ہم جولیوں کا طاری نہایت ذہین چاق و چوبند اور حوصلہ مند تھا۔ اور اس نے تیزی کے ساتھ علمی اور روحانی منازل طے کرنی شروع کیں۔

قادیان میں بزرگ والدین اور رفقائے مسیح موعود سے تربیت پاتے ہوئے آپ نے قادیان سے میٹرک، لاہور سے ایف ایس سی اور بی اے کا امتحان پرائیویٹ پاس کیا اور پھر جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔

1953ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی اور پھر لندن میں مزید تعلیم کے بعد 1957ء میں واپس آئے۔ جہاں عظیم ذمہ داریاں آپ کی منتظر تھیں۔

وقف جدید کی بنیا د رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے آپ کو ناظم ارشاد وقف جدید مقرر کیا۔ پھر صدر خدام الاحمدیہ اور صدر انصار اللہ مرکزیہ کے طور پر انقلابی خدمات سرانجام دیں۔

1960ء میں جلسہ سالانہ پر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا اور ان میں سے ہر ایک تقریر، تحقیق، روحانی معارف اور قوت بیان کا شاہکار ہے۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بہت معتمد اور دست راست تھے۔ اور متعدد منصوبوں اور پروگراموں کی نگرانی حضور نے آپ کے سپرد کر رکھی تھی۔

خلافت رابعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات پر 10 جون 1982ء کو آپ جماعت کے امام اور خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے اور جماعت کے ایک نئے اور برق رفتار دور کا آغاز ہوا۔ آپ نے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ مجھے یوں لگا کہ میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود میرے اندر پیدا ہوا ہے۔

آپ نے اپنے خطبات، تقاریر مجالس عرفان، پیغامات اور عملی نمونہ سے جماعت کے اندر ایک نئی روح پھونک دی۔ ایک طرف آپ نے جماعت کو عبادت پر قائم کرنے کا پر حکمت نظام جاری فرمایا تو دوسری طرف اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے، صفات الٰہیہ کو اپنانے اور مخلوق خدا کے لئے سایہ رحمت بننے کی زبردست تحریکات فرمائیں۔

عالمگیر دعوت الی اللہ

آپ کے تاریخی اور لافانی کارناموں میں سے آپ کی تحریک دعوت الی اللہ اور عالمی بیعت ہے جس کے ذریعہ گزشتہ 10 سالوں میں 17 کروڑ افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

موعود منادی

آپ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے وہ منادی تھے جن کے ذریعہ دنیا بھر میں احمدیت کے پیغام کی اشاعت کے لئے قدیم صحیفوں اور بزرگان کی کتب میں پیشگوئیاں موجود تھیں۔ آپ کے دست مبارک سے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کا اجراء ہوا۔ جس کے ذریعہ دنیا بھر کے عشاق احمدیت کا رابطہ جماعت سے مضبوط ہوا تعلیم و تربیت کے جدید انداز اپنائے گئے بلکہ اس کے ذریعہ دعوت الی اللہ کی نئی راہیں کھلیں اور احمدیت کا قافلہ غلبہ حق کی شاہراہ پر زیادہ تیزی سے گامزن ہو گیا اور آج جماعت 175 ممالک میں مضبوطی سے قائم ہے۔

دور ہجرت

اپریل 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے ایک ظالمانہ آرڈیننس جاری کیا جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کر دی گئیں اور خلیفہ وقت کے لئے پاکستان میں رہ کر قیادت کے فرائض ادا کرنا ناممکن ہوگیا جس کی وجہ سے آپ نے خاص خدائی فضلوں کے سایہ تلے سفر ہجرت اختیار کیا اور لندن میں قیام اختیار فرمایا۔

ہجرت کا یہ 19 سالہ دور جماعت کے لئے بے پناہ برکتیں لے کر آیا۔ کل عالم میں جماعت کو بے پناہ مقبولیت نصیب ہوئی اور سلسلہ حقہ کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیلنے لگیں۔ جماعت برطانیہ کا جلسہ سالانہ حضور کی شرکت کی وجہ سے مرکزی جلسہ سالانہ کا رنگ اختیار کر گیا جس کی تعداد چند ہزار سے بڑھتے بڑھتے 19 ہزار تک جا پہنچی۔ جس میں 74 ممالک کے نمائندے شامل تھے۔ جب کہ 2001ء کا جلسہ سالانہ جرمنی جو مرکزی جلسہ کے طور پر منعقد ہوا اس کی حاضری 48 ہزار تھی۔ پورے یورپ، امریکہ افریقہ میں جماعت کے وسیع مراکز اور مشن ہاؤس قائم ہوئے۔ یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر بیت الفتوح لندن میں زیر تعمیر ہے۔

قادیان کا سفر

1991ء میں آپ ہجرت قادیان کے 44 سال بعد قادیان کے جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے۔ اور احمدیت کی تاریخ میں ایک نیا سنگ میل نصب ہوا۔ اور ترقیات کی نئی راہیں کھلنی شروع ہوئیں اور 2002ء کے آخر پر قادیان کے جلسہ سالانہ کی تعداد 50 ہزار تک ریکارڈ کی گئی۔

صرف ہندوستان میں گزشتہ چند سالوں میں 6 کروڑ سے زیادہ افراد نے بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

آپ کے لگائے ہوئے واقفین نو کے پودے بھی اب جوان ہو رہے ہیں۔ اور ان کی پہلی کھیپ اب دینی تعلیم کے ادارے میں داخلہ لے چکی ہے۔ 20 ہزار بچوں کی روحانی فوج میدان عمل میں اترنے کے لئے کمر کس رہی ہے۔

علمی کارنامے

آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآنی علوم سے وافر حصہ بخشا تھا۔ جس کا بہت بڑا حصہ آپ کی تقاریر اور کتب میں محفوظ ہے ان میں سب سے اہم آپ کا ترجمہ قرآن ہے نیز Revelation, Rationality, Knowledge and Truth سوانح فضل عمر 2 جلدیں، مذہب کے نام پر خون، وصال ابن مریم، زھق الباطل، ذوق عبادت اور آداب دعا، خلیج کا بحران عالمی شہرت کی حامل ہیں، تمام اہم علمی اور عالمی مسائل پر آپ کے مدلل اور بصیرت افروز تبصرے اور قوم و ملک کے لئے رہنمائی موجود ہے۔

آپ کے 21 سالہ دور میں تراجم قرآن کی تعداد 56 ہوگئی اور 13 ہزار سے زائد بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ 985 نئے مشن ہاؤسز بنے۔ آپ نے جماعت کے ہر ادارے کو استحکام بخشا۔ بے پناہ مالی وسعتیں عطا ہوئیں۔ ذیلی تنظیمیں ہر ملک میں مضبوط قدموں سے آگے بڑھنے لگیں۔ سابقہ تعمیرات میں اتنی کثرت کے ساتھ اضافے ہوئے کہ دل حمد و ثنا سے بھر گئے۔

عالمی تشخص

احمدیت کا تشخص عالمی سطح پر اجاگر ہوا۔ بڑے بڑے عالمی لیڈروں نے آپ سے فیض پایا۔ میئروں نے اپنے شہروں کی کنجیاں۔ آپ کو پیش کیں۔ آپ کے دوروں کے عرصہ کو احمدیہ ویک قرار دیا گیا۔ بادشاہوں نے آپ سے حضرت مسیح موعود کے کپڑوں سے تبرک حاصل کیا۔

آپ نے ملک ملک میں جلسہ سالانہ کے ساتھ مجلس شوریٰ کی بنیاد ڈالی جس کا آخری مرکز خلیفہ وقت کا دل اور دماغ تھا۔ ہر قوم اپنے معاملات کے بارہ میں مشورے کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرتی تھی اور آپ خدائی نور کی مدد سے انہیں ہر کجی اور تصادم سے پاک کر کے قوم اور جماعت کے لئے زندگی کا باعث بنا دیتے تھے اور ہر ملک گواہ ہے کہ خدا نے آپ ہی کے فیصلوں میں برکت ڈالی اور جماعت کو ہر مشکل سے محفوظ رکھا۔

اس کا دل کتنا بڑا تھا۔ دریاؤں جیسا نہیں سمندروں سے زیادہ گہرا تھا۔ دنیا بھر کی انسانیت کا ہر دکھ اس کے سینے پہ چرکے لگاتا تھا۔ مظلوموں اور درد کے ماروں کی ہر آہ اس کے جگر کو چھلنی کرتی تھی اور وہ سارے غم سہتا تھا اور راتوں کو اپنے رب کے حضور تڑپتا تھا آنسو بہاتا تھا خدا سے خیر مانگتا تھا۔ اس کے عذاب ٹل جانے کی بھیک مانگتا تھا۔

خدا نے اس کے ذریعہ اپنی رحمت کے کتنے ہی نشان دکھائے ان میں وہ اسیران راہ مولا بھی شامل ہیں جن کو اس کی دعاؤں نے موت کے منہ سے کھینچا اور ایک پروقار زندگی عطا کی۔

دست شفا

حضور کو خدا نے دردمند دل ہی نہیں دست شفا بھی عطا فرمایا تھا مشرق و مغرب میں شفا بانٹنے کا نظام آپ کے ہاتھوں جاری ہوا۔ 60ء کی دہائی میں معمولی کمرے سے شروع ہونے والی فری ہومیو ڈسپنسری آج ہزاروں شفاخانوں میں تبدیل ہو چکی ہے اور کروڑوں انسان بلامعاوضہ مشورے اور ادویات سے فیض پا رہے ہیں۔ آپ کے ہومیو لیکچرز سے استفادہ کر کے گھر گھر میں پیدا ہونے والے ہزاروں ہومیو پیتھ اس کے علاوہ ہیں۔

استقامت کا شہزادہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں جماعت کو جن صبر آزما اور کلیجہ شکن ابتلاؤں سے گزرنا پڑا وہ بھی تاریخ مذہب کا ایک لازوال باب ہے۔ دشمن نے جماعت کے دل پر حملہ کیا۔ مخالف اسے دکھوں کی صلیبوں پر چڑھانا چاہتے تھے اور وہ ہر قربانی کے لئے تیار تھا۔ وہ استقامت کی نئی مثالیں قائم کرنا چاہتا تھا۔ مگر خدا اس سے کچھ اور قربانیاں چاہتا تھا۔ اسے اپنے وطن اور محبوب جماعت سے جدا ہونا پڑا۔ استقامت کا وہ شہزادہ سر اٹھا کر غم و الم کی سولی پہ چڑھ گیا۔ اس کو روز نئے نئے مظالم کی خبریں ملتی تھیں مگر اس کے صبر اور ضبط کے تار کبھی نہ ٹوٹے۔ وہ جماعت کو عسر سے اس طرح نکال کر لے گیا کہ خدا نے اس کے لئے یسر کے دروازے کھول دیئے۔

آپ حضرت مسیح موعود کے وہ خلیفہ تھے جنہیں خدا کے دین کی خاطر بے پناہ سفر کرنے کی توفیق ملی۔ اور مشرق و مغرب اور افریقہ اور امریکہ میں حق کا پیغام پہنچایا۔ اور صدائے فقیرانہ حق آشنا شش جہت میں پھیلنے لگی۔

آپ ہی کے دور میں جماعت اپنی زندگی کی دوسری صدی میں نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی اور آپ ہی کے زمانہ میں دنیا نے اپنے تیسرے ہزار سال میں سانس لیا۔ اس طرح آپ کی زندگی میں کئی کیلنڈروں نے اپنے ورق الٹے اور نئی صدیوں میں قدم رکھا۔ ایسی روحانی حکومت اس دور میں اپنے آقا و مولا کے طفیل صرف اسی کو عطا ہوئی تھی۔ جس کی ہر مسکراہٹ سے شرق و غرب میں خوشی پھیل جاتی تھی اور جس کا ہر آنسو افق تا افق درد کی لہریں رواں کر دیتا تھا۔ وہ میرے دل کا سلطان تھا وہ کروڑوں دلوں کی دھڑکن تھا۔

آپ کی شادی 1957ء میں حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو 4 بیٹیاں عطا فرمائیں۔ بیگم صاحبہ کی وفات 1992ء میں ہوئی اور لندن میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔

ہجرت ہی کی حالت میں دیار غیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

☆ اس دور کا صاحب عرفان اور باکمال شخص دنیا سے گزر گیا مگر وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

☆ اپنی کروڑوں کی تعداد میں روحانی اولاد کے دلوں میں۔

☆ اپنی تصویر اور آواز کی ہزارہا کیسٹس کے ذریعہ

☆ اپنی قبولیت دعا اور تعلق باللہ کے لاتعداد نشانات کے توسط سے

☆ اپنے علمی، روحانی اور مالی احسانات کے ساتھ

ایسے وجود کے لئے یہ موت محض قرب الٰہی کی بلند منزل ہے۔ وہ فنا کے بعد لقاء اور بقا کے دائمی انعام کا وارث بن گیا ہے۔

ہمارے محبوب امام کی شدید خواہش تھی کہ ان کو نفس مطمئنہ کی حالت میں موت آئے۔ ہم یقین رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص بندوں اور رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ (آمین)

رپورٹ: وسیم احمد ظفر ثانی۔ مربی سلسلہ بورکینا فاسو

براعظم افریقہ میں پہلے ''احمدیہ ریڈیو اسٹیشن'' کا قیام

روزانہ لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا ایک نہایت مؤثر انتظام

بورکینا فاسو افریقن ممالک میں ایک پسماندہ ملک ہے جس میں ملک کے اکثر حصہ میں بجلی کی سہولت میسر نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے پاس ریڈیو ہی واحد ذریعہ معلومات و تفریح ہے۔ اور یہاں وزیر سے لے کر عام آدمی تک لوگ ریڈیو سننے کے عادی ہیں۔ اس کی وجہ سے ملک میں جگہ جگہ ٹاور لگائے گئے ہیں۔ نیشنل ریڈیو اور زرعی ریڈیو کے علاوہ ہر بڑے شہر میں متعدد FM ریڈیو سٹیشن ہیں جبکہ 25/20 ہزار کی آبادی والے قصبات میں بھی FM لگے ہوئے ہیں۔

اکتوبر 2000ء میں منصوبہ بنایا گیا کہ اس ذریعہ ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام ملک کے طول و عرض میں پہنچایا جائے۔ اس منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے 23 شہروں میں ہفتہ وار تقریباً فی پروگرام ایک گھنٹہ دورانیہ کے 29 پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔

ان پروگرامز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ملک کی تقریباً ستر فیصد آبادی تک جماعت احمدیہ کا پیغام مختلف لوکل زبانوں میں پہنچا رہے ہیں۔ اکتوبر 2001ء میں جماعت احمدیہ بورکینا فاسو نے اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کیلئے حکومت کو درخواست دی تھی۔ اگرچہ یہ ایک مشکل مرحلہ تھا کیونکہ اس سے پہلے غیر از جماعت لوگوں کی متعدد درخواستیں مسترد ہو چکی تھیں۔ اور موجودہ عالمی سیاسی صورتحال میں یہ مرحلہ اور بھی زیادہ مشکل تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اپنا موقف پیش کرنے اور حکومت کو اس معاملہ میں قائل کرنے میں کامیابی ہوئی۔ خدا کے فضل سے مورخہ 19۔ اکتوبر 2002ء کو حکومت کی طرف سے براعظم افریقہ میں احمدیت کے پہلے اور بورکینا فاسو میں بھی پہلے دینی احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے قیام کی منظوری دے دی گئی۔

منظوری کی ان دستاویزات پر دستخط کی تقریب کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بہت کوریج دی اور لکھا کہ بورکینا فاسو میں یہ پہلا دینی ریڈیو ہے۔ اس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ''ریڈیو (۔) احمدیہ'' (R.I.A) رکھا گیا ہے۔

ریڈیو سٹیشن کی تنصیب

واگاڈوگو دارالحکومت میں فریکوئنسی کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اس ریڈیو کی تنصیب کا فیصلہ دارالحکومت سے 365 کلومیٹر دور مغرب کی طرف بورکینا فاسو کے دوسرے بڑے شہر بوبو جولا سو (Bobo Dioulasso) میں کیا گیا۔ بوبو جولاسو کی آبادی سات لاکھ ہے۔ اس میں سے 90 فیصد مسلمان ہیں۔ تجارتی لحاظ سے یہ شہر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ شہر مالی (Mali) اور آئیوری کوسٹ کی سرحد کے پاس ہے۔ اور اس سارے علاقہ کی زبان جولا ہے۔

فریکوئنسی اور ٹاور کی تنصیب

اس ریڈیو کیلئے حکومت کی طرف سے F.M.103.5 فریکوئنسی الاٹ کی گئی ہے۔ سردست اس کی رینج 50 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے بعد مرحلہ وار اس میں اضافہ کیا جائے گا۔

اس ریڈیو اسٹیشن کے لئے 120 فٹ اونچا ٹاور انٹینا تیار کر کے نصب کیا گیا۔ اور اٹلی کے تیار شدہ اچھی کوالٹی کے آلات نصب کئے گئے ہیں۔ سٹوڈیو، دفاتر اور دوسرے تمام مراحل سے گزر کر ٹیسٹنگ نشریات کا آغاز مورخہ 28 دسمبر 2002ء کو خدا کے فضل سے کر دیا گیا ہے۔

افتتاحی تقریب

بورکینا فاسو کے اس پہلے دینی ریڈیو کے باقاعدہ افتتاح کی تقریب مورخہ 30 دسمبر 2002ء کو بوبوجولاسو میں ہوئی۔ اس افتتاحی تقریب میں مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب آف لندن اور مکرم محمد بن صالح نائب امیر غانا (مرکزی نمائندگان) مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو اور بورکینا فاسو میں متعین تمام مرکزی مربیان اور نیشنل عاملہ کے ممبران بھی شامل ہوئے۔

30۔ دسمبر 2002ء کو صبح دس بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم وورا گو بخاری صاحب ڈائریکٹر R.I.A نے ابتدائی کلمات کہے۔ اس کے بعد مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب آف فرنچ ڈیسک لندن نے خطاب کیا۔ بعد میں مکرم عمر معاذ کولی بالی صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ نے لوکل زبان 'جولا' میں احمدیت کا تعارف کروایا۔ یہ سب کارروائی ریڈیو احمدیہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔

اس تقریب میں شہر کے معززین علماء کرام اور دیگر شہریوں نے شرکت کی۔ بعد میں سٹوڈیو اور دفاتر کا افتتاح مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب آف لندن اور مکرم محمد بن صالح صاحب نائب امیر غانا نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ سٹوڈیو میں مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب کا فرنچ میں انٹرویو براہ راست نشر کیا گیا۔ اسی طرح مکرم محمد بن صالح صاحب نے انگریزی اور غانا کی لوکل زبان Wale میں تقریر کی جو براہ راست نشر کی گئی۔ اسی طرح اس تقریب میں موجود احباب کے خیالات و تاثرات براہ راست نشر کئے گئے۔ بعد میں تمام مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب نے دعا کروائی۔

نشریات

ریڈیو احمدیہ کی نشریات تین مختلف زبانوں یعنی فرنچ، مورے اور جولا میں روزانہ 13 گھنٹے نشر کی جاتی ہیں۔ صبح ساڑھے پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوتا ہے اور مختلف پروگرام دوپہر دو بجے تک بغیر وقفہ کے جاری رہتے ہیں۔ اس کے بعد شام پانچ بجے سے رات 9 بجے تک مختلف نشریات ہوتی ہیں۔ جن میں تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' درس ملفوظات' تفسیر کبیر' سوال و جواب۔ یہ سب پروگرام تینوں زبانوں میں نشر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نیشنل ریڈیو بورکینا فاسو سے خبریں بھی نشر کی جاتی ہیں۔ ان تمام نشریات کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کیا جا رہا ہے۔ سامعین ملاقاتوں اور ٹیلی فون کے ذریعہ اچھے تاثرات اور نیک خواہشات کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس ریڈیو سٹیشن کے انچارج مکرم بشارت احمد صاحب نوید مربی سلسلہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن رنگ میں اس کام کو ادا کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28۔ مارچ 2003ء)

ڈاکٹر محمد مسعودالحسن نوری صاحب کا ایک لیکچر

دل کی بیماریاں بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ انجیو پلاسٹی کے طریق علاج نے انقلاب برپا کر دیا

امراض قلب۔ ماضی، حال اور مستقبل

تمباکو نوشی سے پرہیز، ورزش اور پھل سبزیوں کے استعمال سے دل کی بیماریوں پر قابو پایا جا سکتا ہے

فضل عمر ہسپتال ربوہ آگاہی صحت عامہ کے حوالہ سے گزشتہ کچھ عرصہ سے مختلف موضوعات پر سیمینارز کا اہتمام کر رہا ہے۔ اس سلسلہ کی تیرھویں نشست مورخہ 5/اپریل 2003ء بروز ہفتہ "امراض قلب، ماضی، حال اور مستقبل" کے موضوع پر منعقد ہوئی۔

قبل ازیں سیمینارز فضل عمر ہسپتال میں منعقد ہوتے تھے لیکن احباب کے بڑھتے ہوئے ذوق کے پیش نظر اس بار یہ سیمینار انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد ہوا۔

موضوع پر گفتگو اور مفید معلومات فراہم کرنے کے لئے ممتاز ماہر امراض قلب بریگیڈیئر ڈاکٹر محمد مسعودالحسن نوری صاحب تشریف لائے۔ تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر نوری صاحب کا تعارف کروایا کہ آپ خدا کے فضل سے پاکستان، امریکہ اور برطانیہ سے اپنے مضمون میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر آپ نے امراض قلب میں مہارت حاصل کی۔ آپ کو دو خلفاء کا معالج رہنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔ حال ہی میں آپ کو اعلیٰ پیشہ ورانہ خدمات کے اعتراف میں صدر پاکستان نے "ستارہ امتیاز ملٹری" کے اعزاز سے نوازا ہے۔ آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے وزٹنگ کارڈیالوجسٹ بھی ہیں اور ہر مہینہ باقاعدگی سے دو دن مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا دے۔

ڈاکٹر صاحب کی طرف سے دی جانے والی مفید معلومات کو ایک مضمون کی شکل میں ادارہ الفضل کی طرف سے ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر نوری صاحب نے اپنے لیکچر کو پروجیکٹر کی مدد سے احباب کے سامنے واضح کیا اور دل کی تصاویر اور اس کی شریانوں میں بندش اور دوران خون کی وضاحت پروجیکٹر کی مدد سے کی ڈاکٹر صاحب نے بتایا میں گزشتہ ربع صدی سے اس پیشہ سے وابستہ ہوں اور دل کی بیماریوں کا مشاہدہ اور معائنہ کیا ہے کہ یہ بہت بڑھ رہی ہیں اور آئندہ کیا صورتحال ہوگی یہ بھی تصویر سامنے ہے۔

ماضی حال مستقبل

1892ء میں سر ولیم آسلر نے ایک کتاب لکھی جس میں اس نے کہا کہ اگر دل کی نالی بند ہو جائے تو اس سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ 1912ء میں ڈاکٹر ہیرک Dr. Herrick نے لکھا کہ خون کی بندش سے اگرچہ موت واقع ہو جاتی ہے لیکن کچھ مریضوں میں موت سے بچا بھی جا سکتا ہے۔

گزشتہ چند دہائیوں میں امراض قلب پر کافی حد تک قابو پایا گیا ہے اور خاص ادویات کے استعمال سے ایک تہائی مریضوں کو بچایا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ دل کے آپریشنز اور انجیو پلاسٹی کے جدید طریق سے دو تہائی مریضوں کو بچا لیا جاتا ہے پاکستان میں بھی اس ٹیکنالوجی کے پیش نظر کارڈیالوجی سنٹر قائم ہوئے ان تین اداروں میں سے ایک آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی ہے (جہاں ڈاکٹر نوری صاحب خدمات سرانجام دے رہے ہیں)۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ انہوں نے 13 سال پہلے پہلی دفعہ ایک مریض کی انجیو پلاسٹی کی تھی۔ تب اس انسٹی ٹیوٹ میں جو کہ 265 بستروں کا ہسپتال ہے بالکل خالی تھا لیکن آج مریضوں کا ایک جم غفیر ہوتا ہے اور تمام وارڈز بھرے ہوتے ہیں اور انتظار کرنے والے مریضوں کی ایک لمبی فہرست اس کے علاوہ ہے۔ دل کی بیماریاں بہت بڑھ گئی ہیں جو ایک قابل فکر امر ہے۔ یہ نہ صرف پاکستان بلکہ دوسرے ممالک میں بھی وبا کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔

1984ء سے اب تک دل کے مریضوں کی تعداد 5 گنا ہو چکی ہے اور 2010ء تک آٹھ گنا ہونے کا اندیشہ ہے۔ CCU میں داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد دس سال میں ڈھائی سے تین گنا زیادہ ہو گئی ہے اسی طرح مریضوں کے ہسپتال داخل ہونے اور دل کے خاص ٹسٹوں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ دو دہائیوں میں ہو چکا ہے۔

ہر ہسپتال کے لئے ضروری ہے کہ ڈاکٹرز کو جدید تحقیقات سے آگاہی اور اپنی معلومات کو اپ ڈیٹ رکھنے کے لئے ایک معیاری لائبریری موجود ہو اور ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کیفے کا ہونا بھی بہت ضروری ہے تاکہ ادویات، طریقہ علاج اور امراض کی جدید تحقیقات کو ڈاؤن لوڈ کر کے ڈاکٹرز اپنے آپ کو اپ ڈیٹ رکھ سکیں۔

امراض قلب کی وجوہات

دل کی بیماریوں کے ہونے کی پانچ بڑی وجوہات ہیں۔

1- تمباکو نوشی۔
2- ہائی بلڈ پریشر
3- ہائی کولیسٹرول
4- عدم ورزش اور غیر متحرک رہنا۔
5- دیگر وجوہات میں

(i)۔ فیملی ہسٹری۔ یعنی ایک یا دونوں والدین کو دل کی تکلیف 55 سال کی عمر سے پہلے پہلے ہوئی ہو۔

(ii)۔ وزن کا زیادہ ہو جانا۔ خاص طور پر پیٹ کی طرف وزن کا بڑھنا۔

(iii)۔ شوگر۔ یہ مرض بہت زیادہ ہو گیا ہے اور پاکستان میں اس وقت شوگر کے مریض 40 سال کی عمر کے بعد تقریباً ایک سے دو فیصد ہیں اور عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ آئندہ یہ تعداد 20 فیصد تک ہو جائے گی۔ 40 سال سے کم عمر لوگوں میں بھی شوگر ہو رہی ہے۔ ربوہ میں دل کے مریضان میں سے 35 سے 40 فیصد مریض شوگر کے عارضہ میں بھی مبتلا ہیں۔

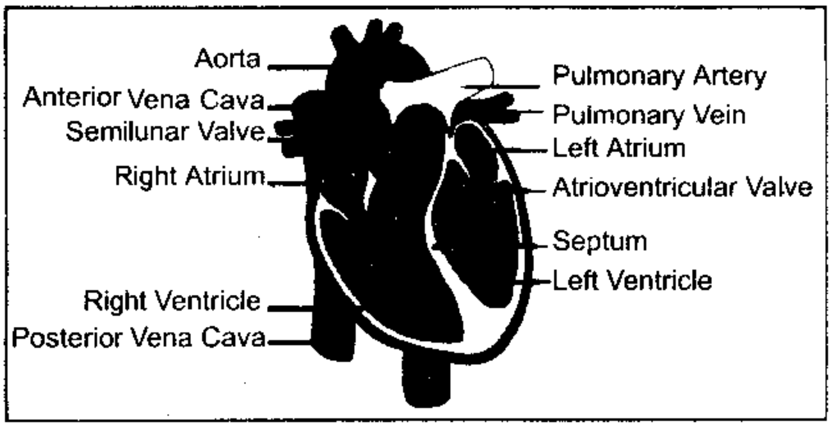

(iv)۔ دل کی بیماریوں کی ایک وجہ ذہنی دباؤ Stress اور ڈپریشن بھی ہے۔

دل کی بیماریاں

دل کی عام بیماریوں میں ایک بیماری یہ ہے کہ دل کی خون کی نالیوں میں رکاوٹ کی وجہ سے دل کے ایک حصے کو خون صحیح طریقے سے نہیں پہنچتا۔ جسے ہم کورنری آرٹری ڈیزیز Coronary Artery Diseases کہتے ہیں۔

یہ بیماری آج کل دنیا میں بہت زیادہ پھیل گئی ہے۔ چالیس سال کے بعد موت کی وجوہات میں ہارٹ اٹیک کا تیسرا نمبر ہے۔ پہلی دو وجوہات میں کینسر اور سڑکوں پر حادثات شامل ہیں۔ اب آپ اندازہ کر لیں کہ ہر تیسرا آدمی دل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دل کی بیماری ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وقت کے ساتھ جب چند سال بلڈ پریشر زیادہ رہے تو وہ دل کے ایک حصے کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دل کا حصہ کمزور ہو جاتا ہے اور اسی طرح دل کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

انجائنا اور ہارٹ اٹیک

انجائنا (Angina) جسے دل کا درد بھی کہتے ہیں یہ خون کی نالیوں میں رکاوٹ اور سٹریس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ادویات اور انجیو پلاسٹی کے ذریعہ رکاوٹ دور کی جا سکتی ہے۔

دل کی شریانوں میں جب کوئی رکاوٹ یعنی چربی وغیرہ آہستہ آہستہ شریانوں میں جم جاتی ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے جب خون کی نالی مکمل طور پر بند ہو جاتی ہے۔ یا دل کی شریانوں میں جب سکڑاؤ یعنی سپزم (Spasm) آ جائے تو خون کا دوران دل کے اتنے حصے میں نہیں پہنچتا۔ اس کو ہم ہارٹ اٹیک کہتے ہیں۔

اس میں مریض کو شدید درد ہوتی ہے۔ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور اگر ہارٹ اٹیک کی نوعیت زیادہ ہو تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

انجائنا اور ہارٹ اٹیک میں فرق ہوتا ہے۔ انجائنا کا درد عام طور پر سینے کے درمیان میں ہوتا ہے اور گھٹن کی کیفیت ہوتی ہے یہ درد نچلے جبڑوں کی طرف بھی جاتا ہے اور بازو کی اندرونی طرف بھی جاتا ہے۔ یہ درد تھوڑی دیر کے لئے ہوتا ہے اور زبان کے نیچے مخصوص گولی رکھنے سے درد میں فرق پڑ جاتا ہے۔ لیکن ہارٹ اٹیک کا درد شدید اور دیر تک ہوتا ہے پسینہ اور گھبراہٹ اس کی خاص علامتیں ہیں۔ ای سی جی اور ایکسر سائز ٹسٹ کے ذریعہ دل کے درد کی تشخیص کی جاتی ہے اور خون کی رکاوٹ کا علاج ادویات، انجیو پلاسٹی اور بائی پاس آپریشن کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ انجیو پلاسٹی کی ٹیکنالوجی جو چند سالوں میں آئی ہے اس نے دل کی

باقی صفحہ 6 پر

حافظ محمد نصر اللہ صاحب

محترم ملک محمد داؤد صاحب کا ذکر خیر

25 اپریل 2002ء کا دن تھا جب محترم ملک محمد داؤد صاحب ہم سے جدا ہوئے۔ محترم ملک صاحب، محترم حافظ عبد الحلیم صاحب اور خاکسار فری ہومیو کلینکس کے ایک دورہ پر جاتے ہوئے ایک حادثہ کا شکار ہوئے جسمیں ملک محمد داؤد صاحب راہ مولا میں قربان ہوگئے۔

ملک محمد داؤد صاحب نہایت مخلص، مشفق اور محنتی انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے انتہائی پابند تھے کوشش کرکے باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ سفروں میں بھی نماز کے وقت اسی طرف توجہ ہوتی تھی۔ قرآن کریم سے بھی انتہائی پیار تھا اور محلہ جات میں دروس القرآن بھی دیتے رہتے تھے۔

ہمارے تو بڑے تھے اور ہمیشہ اچھی نصائح کرتے رہتے تھے۔ جامعہ احمدیہ میں آخری تین سال خاکسار نے ریسرچ سیل میں بھی کام کیا جہاں محترم ملک صاحب بطور نگران مقرر تھے۔ ہمارے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے اور مذاق بھی کرتے تھے۔ کام کے وقت صرف کام کی طرف توجہ رہتی تھی۔ ہمیشہ بڑے پیار سے توجہ دلاتے۔ ان کی میز پر ہی سب سے زیادہ کام رکھا ہوتا تھا، جو وہ ساتھ کے ساتھ کرتے رہتے تھے، کئی مرتبہ رات 12 بجے گھروں کو گئے۔ آپ انتہائی خاموشی سے خدمت کرتے تھے اور اپنے ذمہ ہر کام مستعدی اور مستقل مزاجی سے کرتے تھے۔ ریسرچ سیل، بیت الناصر فری کلینک، طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے مختلف امور، بطور نائب مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ پاکستان اوران سب کے ساتھ اپنے گھر میں بھی وقت دینا، یہ سب ذمہ داریاں تا وفات انتہائی خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔

ہومیو پیتھک سے بے حد لگاؤ تھا اور محترم ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب کے شاگردوں میں سے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی راہنمائی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہومیو پیتھک لیکچرز میں بیان فرمودہ قابل تحقیق امور پر کام کررہے تھے۔ علاوہ ازیں بیت الناصر دارالرحمت میں طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا ایک ذیلی فری ہومیو کلینک بھی چلا رہے تھے۔ آپ اس کلینک کی ضروریات کے لیے طاہر کلینک سے رابطہ کرتے تھے لیکن بسا اوقات فوری ضرورت ذاتی جیب سے ہی پوری کردیتے اور خدمت خلق کے اس کام میں تعطل اور کمی برداشت نہیں کرتے تھے۔

جماعت احمدیہ اور نظام جماعت کی بہت غیرت رکھتے تھے۔ جب کبھی نظام جماعت، جامعہ احمدیہ اور مربیان سلسلہ کے حوالے سے کوئی منفی بات کان میں پڑتی تو فوراً انتہائی سختی سے اس کو رد کرتے اور بات کرنے والے کو سمجھاتے، اس معاملہ میں وہ جذباتی بھی ہو جاتے تھے جس کا میں خود گواہ ہوں۔ اور کیوں نہ ہوتے! ان سب سے گہری محبت جو تھی!

آپ میں بے نفسی بھی انتہائی درجہ کی تھی۔ خاکسار کے پاس ایک پرانی موٹر ہے، محترم ملک صاحب سے جب گاڑی میں ملاقات ہوتی تو کہتے کہ ”نصر اللہ گاڑی کو دھکا تو نہیں لگوانا؟“ کلینکس کے سلسلے میں دورہ پر جاتے ہی رہتے تھے اور عام طور پر خاکسار کی وہ پرانی موٹر ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک اور موٹر کا انتظام کیا، لاہور کیلئے سفر پر نکلنے کے بعد علم ہوا کہ اس کی بیٹری ختم ہوچکی ہے اور اب ہر مرتبہ دھکا لگا کر ہی سٹارٹ کرنی پڑے گی! محترم ملک صاحب اور حافظ عبد الحلیم صاحب نے ہر جگہ دھکا لگایا۔ تھک جانا اور بات ہے لیکن ایک مرتبہ بھی نہ کہا کہ ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ ایک مرتبہ تو اردو بازار کے چوک پر گاڑی بند ہوگئی۔ میں نے بتایا تو بجلی کی سی سرعت سے دونوں صاحبان گاڑی سے نکلے اور شدید گرمی میں بیچ بازار میں ایک لمبا دھکا لگا کر گاڑی سٹارٹ کروائی۔ میں اس دن محترم ملک صاحب سے کہتا رہا کہ ”ملک صاحب! آج آپ کی خواہش پوری ہورہی ہے۔“

آپ کی طبیعت میں حسن مزاح بہت تھا، اور مزاح برداشت بھی کرتے تھے۔ ان کے ساتھ ۵ سال باقاعدہ کام کرنے کا موقعہ ملا، کام کی زیادتی کے وقت مزاح کے ذریعہ طبیعتوں کو سہارا دیا جاتا تھا۔ محترم ملک صاحب بھی ہمارے ساتھ ہمیشہ شامل رہتے تھے۔

ایک مرتبہ کلینکس کے ہی دورہ پر راولپنڈی کی طرف نکلے علی الصبح فجر سے قبل سفر شروع کیا، راولپنڈی اسلام آباد اور گردونواح کا دورہ کیا۔ واپسی براستہ جی۔ٹی روڈ کا فیصلہ ہوا تا کہ گجرات، گوجرانوالہ کو بھی چیک کیا جاسکے، اس سفر میں بھی لمبی مسافت کی وجہ سے کافی تھکاوٹ تھی۔ کھاریاں پہنچ کر ہم نے آرام کیا اور اس موقعہ کی یادگار تصاویر بھی محفوظ ہیں۔ جن میں ہم تینوں کے چہروں سے تھکاوٹ کے آثار نمایاں ہیں لیکن پرعزم ہیں۔ اس رات جب ربوہ واپسی کے لئے موٹروے پر آئے تو میں نے محترم ملک صاحب اور حافظ عبد الحلیم صاحب سے عرض کی (چونکہ گاڑی میں چلا رہا تھا) کہ براہ کرم اب محفوظ سفر کرنے کے لئے مجھ سے باتیں کریں اور خود بھی ہوشیار رہیں۔ مجھے آج تک یاد ہے کہ شیخوپورہ سے ربوہ تک مسلسل محترم ملک صاحب اور محترم حافظ عبد الحلیم صاحب مختلف واقعات، لطائف، مزاح اور تجربات بتاتے رہے اور اس سفر کو یادگار بنادیا۔ اس دن قریباً ۸۵۰ کلومیٹر کا سفر بخیریت اختتام پذیر ہوا۔

محترم ملک صاحب کی اور بھی بہت سی خوبیاں تھیں۔ آپ کمپیوٹر میں بھی اعلیٰ درک رکھتے تھے۔ جب بھی کوئی نئی چیز آتی تو خود بخود ہی بتاتے کہ اب یہ پروگرام آیا ہے اور اس کا یہ فائدہ ہے۔ نہ صرف بتاتے بلکہ مہیا بھی کردیتے۔ ان کے دیے ہوئے کئی پروگرام آج بھی میرے استعمال میں ہیں اور محترم ملک صاحب کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے طلباء کو بھی ہمیشہ کمپیوٹر پر کچھ نہ کچھ سکھاتے رہتے تھے۔ اگرچہ یہ ان کے فرائض میں شامل نہ تھا لیکن ان سے محبت اور اپنے علم کو عام کرنے کیلئے ہمیشہ اسی طرح کوشاں رہتے تھے۔ کئی طلباء نے ان کے زیر استعمال کمپیوٹر سے کمپوزنگ اور دیگر پروگرام سیکھے۔

جماعت کی مملوکہ اشیاء کی حفاظت انتہائی سختی سے کرتے تھے، مجھے علم نہیں کہ انہوں نے اپنے پرنٹر سے کسی کو ایک بھی ذاتی پرنٹ نکال کردیا ہو۔ ریسرچ سیل کے لیے چونکہ ایک بڑی تعداد میں فوٹوسٹیٹ کروانا پڑتی ہیں اسکے لیے ہمیشہ ربوہ کے دوکانداروں سے اچھی کوالٹی اور مناسب ریٹس مقرر کیا کرتے تھے۔

یہ سختی اور خرچ میں احتیاط جماعتی رقوم میں تو بے انتہا تھی لیکن ذاتی طور پر انتہائی مہمان نواز تھے۔ جب کبھی ان کے پاس جامعہ احمدیہ گیا اکثر ٹک شاپ پر لیجاتے اور بل خود دینے پر اصرار کرتے تھے۔ گھر میں بھی یہی صورتحال تھی، بیٹھک میں بٹھا کر مہمان نوازی پر اصرار کرتے تھے۔

ہمیشہ دوستوں کو صائب مشورے دیتے۔ ایک دوست نے ان کی وفات کے بعد بتایا کہ محترم ملک صاحب نے مجھے فلاں شخص سے تعلقات بڑھانے سے منع کیا تھا۔ اس وقت تو مجھے عجیب لگا تھا لیکن چند ماہ میں ہی ان کی بات سو فیصد درست نکلی۔ اگر ان کے مشورے سے صرف سلام دعا تک ہی رہتا تو آج اس سے تعلق ختم نہ ہوا ہوتا۔

ہمارے معاشرے میں بعض احکام دین پر عمل کرتے ہوئے بعض لوگ شاید عجیب محسوس کرتے ہیں لیکن محترم ملک صاحب ہرگز ایسے نہ تھے۔ کلینکس کی کچھ رقم میرے پاس موجود تھی جو میں نے اپنے چھوٹے بھائی کے ذریعہ لوٹائی۔ بھائی سے کہا کہ محترم ملک صاحب سے تحریری وصولی لے لیں۔ محترم ملک صاحب تو گویا اس کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ ایک نہایت شستہ تحریر جس میں رقم کا ذکر تو ثانوی تھا لیکن مذاق اولیت رکھتا تھا، لکھ کردی جو آج بھی محفوظ ہے اور ان کی یادوں کو تروتازہ کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی والدہ، اہلیہ، دو معصوم بچوں طٰہٰ اور ماہا کو اپنی حفاظت اور فضلوں کے سائے تلے رکھے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 5

بیماریوں کے علاج میں انقلاب برپا کردیا ہے۔ اس کے ذریعہ مریض کے دل میں خون کی نالیوں میں رکاوٹ کو دور کردیا جاتا ہے اور اگلے روز مریض اپنے گھر چلا جاتا ہے اور کام کاج کرتا ہے۔

امراض قلب سے بچاؤ

محترم ڈاکٹر نوری صاحب نے امراض قلب کی روک تھام کے لئے دس بنیادی حفاظتی تدابیر بتائیں جن کو اختیار کرکے دل کے حملہ اور دل کی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔

1۔ سگریٹ نوشی ترک کردیں۔

2۔ بلڈ پریشر کو نارمل رکھیں اور یہ بلڈ پریشر 140/85 سے کم ہونا چاہئے۔ اور شوگر کے مریضوں میں 130/80 نارمل ہے۔ اس سے زائد نہیں ہونا چاہئے۔

3۔ کولیسٹرول کی مقدار نارمل یعنی 200 سے یا 5mmol/L سے کم ہو۔

4۔ پھل اور سبزیوں کا کثرت سے استعمال۔ دن کے کھانے کا پانچواں حصہ پھل اور سبزیوں پر مشتمل ہو۔ ہمارے ملک میں سستے پھل اور سستی سبزیاں موجود ہیں اس لئے ان کا حصول مشکل نہیں ہے۔

5۔ مچھلی اور مچھلی کے تیل کا ہفتہ میں کم از کم دو دفعہ استعمال کیا جائے۔ دل کی شریانوں کے لئے یہ غذا بہت مفید ہے۔

6۔ اپنے آپ کو چست اور مستعد رکھیں اور ہلکی پھلکی ورزش جاری رکھیں۔ سائیکلنگ یا سوئمنگ کریں۔

7۔ وزن کم کریں لیکن آہستہ آہستہ یعنی ہفتہ میں ایک پاؤنڈ زیادہ سے زیادہ کم کریں۔ وزن کے تناسب عمر اور قد کے لحاظ سے چارٹ موجود ہیں اس کے مطابق وزن رکھیں۔

8۔ شوگر کو ادویات اور غذا دونوں طریق سے کنٹرول میں رکھیں۔

9۔ ڈپریشن کو کم کریں اور Stress نہ ہونے دیں اس کے لئے ذکر الٰہی بہترین ذریعہ ہے۔

10۔ مریض سپورٹ گروپ قائم کریں یعنی ہر قسم کے مریض اپنا اپنا گروپ بنائیں اور باہم مشورے اور تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ رکھیں اس سے مرض کے کنٹرول میں خاطر خواہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر انصار اللہ پاکستان نے دعا کرائی جس کے ساتھ معلومات سے بھری ہوئی مفید نشست اختتام پذیر ہوئی جس سے دوصد کے قریب خواتین وحضرات نے ماہر امراض قلب کے لیکچر سے استفادہ کیا۔

(مرتبہ: ایم۔ایم۔طاہر)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1982ء (2)

23 مارچ تالنڈنگ کنگا تنگ گیمبیا میں احمدیہ ہسپتال کے نئے حصہ کا سنگ بنیاد صدر گیمبیا داؤدا جوارا نے رکھا۔

23 مارچ انڈونیشیا میں مبارک نامی مرکز دعوت الی اللہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

26 تا **28** مارچ جماعت کی 63ویں مجلس مشاورت، 639 نمائندگان کی شرکت۔

29 مارچ حضور کا خطاب 'امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ' سوئٹزرلینڈ کے 5 ہزار افراد کو ڈاک کے ذریعہ بھجوایا گیا۔

مارچ قادیان سے سہ ماہی مشکوٰۃ کا اجرا۔

مارچ 806 غیر مذاہب کے لوگ بیت ناصر گوٹن برگ میں آئے۔

مارچ فلاڈلفیا امریکہ میں مشن ہاؤس کی خرید نیز ایتھنز- اوہائیو، انڈیاناپولس، ہیوسٹن، سینٹ لوئس، زائن اور ٹیکساس میں زمینوں کی خرید۔

مارچ ڈیٹرائٹ امریکہ کی 28 لائبریریوں میں قرآن کریم کے نسخے رکھوائے گئے۔

5 تا **15** اپریل کماسی غانا کے اطفال کی چوتھی سالانہ تعلیم القرآن کلاس۔ 150 بچوں کی شرکت۔

9 تا **11** اپریل گیمبیا کا 8واں جلسہ سالانہ۔

9 تا **11** اپریل خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا 10واں سالانہ اجتماع۔

9 تا **12** اپریل جماعت ماریشس کے زیر اہتمام سائیکل سفر اور دعوت الی اللہ۔

9 تا **16** اپریل لجنہ انگلستان کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس۔

10 اپریل لجنہ گیمبیا کا تیسرا جلسہ سالانہ۔

11,10 اپریل جلسہ سالانہ جرمنی۔ کل حاضری 762۔

10 اپریل خدام الاحمدیہ گیمبیا کا سالانہ اجتماع۔

11 اپریل جنوبی ہالینڈ میں یوم دعوت الی اللہ۔ 20 ہزار افراد میں لٹریچر کی تقسیم۔

11 اپریل حضور کا عقد ثانی حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کے ساتھ ہوا۔ حضور نے نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں نکاح پڑھا اور پھر بارات لے کر گئے۔ 12 اپریل کو ولیمہ ہوا۔

11 اپریل لجنہ کینیڈا کا دوسرا سالانہ اجتماع۔

12,11 اپریل فجی میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات بیت ناصر مارو میں ہوئے۔

14 اپریل مسجد اقصیٰ فلسطین میں یہودیوں کی فائرنگ کے واقعہ پر ربوہ میں احتجاجی جلسہ ہوا۔

15 اپریل تاسک ملایا انڈونیشیا میں آتش فشاں پھٹ پڑا۔ جماعت نے مصیبت زدگان کی بھرپور امداد کی۔

23 اپریل جید عالم اور معروف شاعر مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کا انتقال۔

23 اپریل تا **6** مئی خدام الاحمدیہ کی 28ویں سالانہ تربیتی کلاس۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ 539 مجالس کے 689 خدام شریک ہوئے۔

23 اپریل تا **6** مئی تعلیم القرآن کلاس برائے طالبات۔

25 اپریل برطانیہ میں اطفال الاحمدیہ (شمالی علاقے) کا پہلا سالانہ اجتماع۔

26 اپریل بریڈفورڈ برطانیہ کے 3 ہوٹلوں میں قرآن کریم کے 150 سے زائد نسخے رکھوائے گئے۔

اپریل خلافت لائبریری ربوہ میں ٹیکسٹ بک سکیم کا اجرا ہوا۔

8,7 مئی سالانہ اجتماع لجنہ ڈنمارک۔

7 تا **10** مئی آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔

7 تا **12** مئی آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ۔

16 مئی غانا کی سالانہ مجلس مشاورت۔ 120 نمائندگان کی شرکت۔

21 مئی حضور نے ربوہ میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو مالی قربانی سے متعلق تھا۔

23 مئی حضور کا سفر اسلام آباد جو آخری سفر ثابت ہوا۔

23 مئی واشنگٹن کی بین المذاہب کانفرنس میں جماعت کی نمائندگی۔

26 مئی اسلام آباد میں عشاء کی نماز کے دوران حضور کو بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے چکر آ گیا۔ یہ حضور کی آخری بیماری کا آغاز تھا۔

29 مئی لجنہ ناروے کا دوسرا سالانہ اجتماع۔

31 مئی دل کے شدید حملہ کی وجہ سے حضور کو سانس کی تکلیف ہوگئی۔

مئی سالسبری زمبابوے میں جماعت کے لئے مشن ہاؤس خرید لیا گیا۔

6,5 جون خدام الاحمدیہ جاپان کا تربیتی کیمپ۔

6 جون افریقہ کے ملک ٹوگو میں جماعت کی پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

8 جون حضور کو دل کا شدید حملہ ہوا۔

9 جون نافلہ موعود اور متعدد خدائی بشارتوں کے مصداق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی بیت الفضل اسلام آباد میں وفات صبح پونے ایک بجے ہوئی آپ کا جسد اطہر ربوہ لایا گیا۔

10 جون حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں پونے چھ بجے پڑھائی۔ تدفین کے بعد حضور نے ساڑھے سات بجے دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں ایک لاکھ احمدیوں نے شرکت کی۔

بیکاری۔ ایک تباہی

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

یاد رکھو! جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بیکاری ایک وباء کی طرح ہوتی ہے جو شخص بیکار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بیکاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہئے بیکار مزدوری کو کم کر دیتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ قومی لحاظ سے بھی بیکاروں کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بے کاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

(خطبہ جمعہ 20 دسمبر 1935ء)

صاحب زادہ نثار احمد مغل

پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیژن انجینئرنگ ورکس

گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور

موبائل: 0320-4820729

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

پیشہ ورادارہ جات میں داخلہ کیلئے اہم امور

وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد خاص طور پر پرائیویٹ پیشہ ور تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے والدین مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

(1) جس ادارہ میں آپ کا بیٹا یا بیٹی داخلہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں اس کے بارے میں مکمل معلومات صرف پراسپکٹس کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ خود وہاں جا کر بھی خاص طور پر حاصل کی جائیں۔

(2) ادارہ کے دورہ کے وقت مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

(الف) ادارہ کی فیکلٹی (Faculty) کیسی اور کس معیار کی ہے۔

(ب) ادارہ کے ظاہری خوبصورتی پر ہرگز کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے۔

(ج) ادارہ کی لائبریری کس معیار کی ہے اور کتب و رسالہ جات اور Journals کا ذخیرہ کس قسم کا ہے۔

(د) ادارہ میں کمپیوٹر لیبارٹری کس معیار کی ہے نیز کسی بھی کمپیوٹر کورس میں داخلہ کی صورت میں ایک طالب علم کو کمپیوٹر پر اپنا کام کرنے کیلئے کتنا وقت میسر آسکے گا۔

(ھ) ادارہ کی Job Market میں اس کے فراغت حاصل کرنے والے گریجوایٹس کی بنیاد اور ان کی Skill پر کیا Rating ہے۔

(و) اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ اگر آپ کا بیٹا یا بیٹی کسی کمپیوٹر کے ادارہ میں داخلہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اللہ کے فضل و کرم سے ایسے تمام شہروں میں جہاں پر اس قسم کے کمپیوٹر کی تعلیم کے ادارہ جات ہیں وہاں پر فعال طور پر ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) قائم ہے۔ والدین کو چاہئے اس کے لوکل Chapters کے عہدیداران سے رابطہ کر کے ان سے اس سلسلہ میں خاص طور پر مشورہ حاصل کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔ کیونکہ ان کا مشورہ بہرحال پیشہ ورانہ طور پر غیر معمولی اہمیت کا حامل ہوگا۔

(ز) اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والے دیگر طلبہ سے بھی ملاقات کریں اور اس ادارہ کے بارے میں ان کی بھی رائے لیں اور اس سلسلہ میں صرف ادارہ کے Glamour سے متاثر نہ ہوجائے۔

(ن) ادارہ میں پڑھائے جانے والے کورسز کی صرف Outline پر تسلی حاصل نہ کی جائے کیونکہ اکثر ادارہ جات میں کورسز کی Outline تو کم و بیش ایک ہی ہوتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ پتہ چلایا جائے کہ ان کورسز کو پڑھانے والے اساتذہ کس معیار کے ہیں اور دیگر Faculty کس قسم کی ہے۔

(ی) ان تمام کوششوں کے ساتھ والدین اور ان کے بچوں کو خاص طور پر دعا کرنی چاہئے کہ اللہ صحیح سمتوں میں رہنمائی فرمائے۔ اس طرح خدا تعالیٰ غیر معمولی فضل فرمائے گا۔ (نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ بنام ورثاء مکرم چوہدری فضل احمد صاحب)

محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر 29/25 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ بقضائے الٰہی میرے خاوند اپنے والد مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کی زندگی میں وفات پاگئے تھے۔ مکان / قطعہ نمبر 29/25 دارالرحمت رقبہ ایک کنال مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ (اس میں میرے خاوند کا بھی حصہ ہے) لہٰذا یہ مکان / قطعہ ان کے جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم چوہدری محمد احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(2) محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم چوہدری شریف احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(5) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (بیٹا)
(7) مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب (بیٹا)
(8) محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

وفات یافتہ ورثاء کے وارثان کی تفصیل یہ ہے:۔

I مکرم چوہدری محمد احمد صاحب (وفات یافتہ) کے وارثان کی تفصیل یہ ہے:۔
(1) محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ مسعودہ نصیر صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ نصیرہ وسیم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم حمید احمد صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ منصورہ شوکت صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ ناصرہ نعیم صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ ماجدہ طاہر صاحبہ (بیٹی)

II مکرم چوہدری شریف احمد صاحب (وفات یافتہ) کے وارثان کی تفصیل یہ ہے:۔
(1) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم طارق احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم محمد علی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا ناصر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم مرزا محمد شفیع صاحب آف خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کو گزشتہ چند ماہ سے معدہ میں السر اور فالج کا اثر ہے۔ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح وشادی

مکرم حاجی عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی شاء سے تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ نبیلہ کوثر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد کے نکاح کا اعلان مورخہ 13 اپریل 2003ء بروز اتوار ہمراہ مکرم اظہر محمود صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب آف مانگٹ اونچا مکرم فضل احمد ناز صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی نے بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اور معلم صاحب مذکور نے ہی رخصتی کی دعا کروائی۔ اگلے روز ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بھتیجی مکرمہ عفیفہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب عوامی بلڈنگ میٹریل دارالبرکات کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عامر محمود افضل صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب بھٹی مقیم کینیڈا، مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب نے مورخہ 16 اپریل 2003ء بعد نماز عصر بیت السلام دارالعلوم غربی میں بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالرز پر کیا۔ مکرمہ عفیفہ صدیقہ صاحبہ مکرم حاجی عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی شاء کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ہوں۔ اس کو سمجھیں اس پر قائم ہو جائیں تو آپ کے اندر مزید مقناطیسی طاقتیں پیدا ہو جائیں گی۔ تو آپ بڑی قوت کے ساتھ نئے آنے والوں کو اپنے ساتھ کھینچیں گے۔ اور یہ اجتماعیت کا دائرہ بڑھتا چلا جائے گا۔
(الفضل 7 / اگست 1994ء)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ فون- 214750
اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

رفیقِ دماغ
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
1-265/16B کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور- فون 5114822-5118096
برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ P.P 212038

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE, PH:5161204